اسلام اور مغرب

محمد عطاء اللہ صدیقی

'روشن خیالی' کے امریکی سرچشمے

زیر نظر مضمون ان رپورٹوں کے ایک مختصر تعارف پرمبنی ہے جو امریکی تھنک ٹینکس اپنی حکومت کو گاہے بگاہے پیش کرتے رہتے ہیں۔ان تحقیقی اداروں میں 'رینڈ کارپوریشن' نامی ادارہ بہت متحرک اور فعال ہے، خصوصاً نائن الیون کے بعد اس کی تحقیقی سرگرمیوں میں غیرمعمولی تیزی آئی ہے۔'نائن الیون کے بعد کی مسلم دنیا' کے نام سے ۵۶۷صفحات پرمبنی ایک طویل اور جامع رپورٹ گذشتہ سال اس ادارہ کی طرف سے پیش کی گئی ہے جس میں عالم اسلام کے کلیدی مسائل اور اہم ممالک کے بارے میں امریکی پالیسی سازوں کے لئے رہنما ہدایات وسفارشات شامل ہیں۔ادارۂ محدث میں یہ تمام رپورٹس موجود ہیں جن کا تفصیلی مطالعہ بہت سے فکری اُفق کھولتا ہے، البتہ ان رپورٹوں سے استفادہ کے لئے اہل مغرب کی اصطلاحات اور تصورات کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔اہل مغرب اوّل تو مسلمانوں کو 'آپس میں لڑاؤ' کی پالیسی پرعمل کرتے ہیں، دوسری طرف جس امر سے یہ اسلام دشمن سب سے زیادہ خوف زدہ ہیں وہ مسلمانوں میں قرآن وسنت کی خالص تعلیمات کا احیا خصوصاً حدیثِ نبویؐ کے ذوق کا فروغ ہے۔قرآن وسنت کی خالص تعلیمات سے جو اسلامی سوچ بیدار ہوتی ہے، وہ اس روایتی اسلام کے بالمقابل مغرب کو زیادہ خطرناک دکھائی دیتی ہے جو عام اسلامی معاشروں میں پایا جاتا ہے۔کتاب وسنت پرمبنی اسلام اس مضبوط دینی اساس پر قائم ہے جس میں کوئی تذبذب نہیں اور اس کے پیروکار مضبوط ایمان وایقان کے ساتھ کفر کے مقابلہ میں زندگی کے مختلف میدانوں میں برسرپیکار ہیں۔ایسے مسلمان جو زیادہ تر عملی یا فکری کوتاہیوں کا شکار ہیں، امریکہ کو انہیں اپنانے میں بڑی دلچسپی ہے جیسا کہ اس رپورٹ سے بھی ظاہر ہوتا ہے تاکہ ان کے ذریعے وہ اسلام کے اندر کی جنگ لڑ سکیں۔

اس مختصر تعارف سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ ذرائع ابلاغ پر جس مخصوص گروہ کو کچھ عرصہ سے خصوصی ترجیح دی جارہی ہے اور وہ مخصوص عقائد کے بارے میں جس طرح اسلام کی نئی تعبیرات پیش کرنے کے لئے علمی 'جواہر ریزے' جمع کر رہا ہے، ان کو ملنے والی یہ اپنائیت انہی امریکی مقاصد کی عکاسی کرتی ہے؟ ایسے ہی دینی مدارس سے وابستہ لوگ یا مذہبی روایات کے احیا واستحکام کے علمبردار ادارے کس طرح امریکی مفادات کے آگے بند باندھ رہے ہیں، ان کے کام کی قدر وقیمت کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ بہرحال یہ صرف چند اشارے ہیں، اصل رپورٹوں کا مطالعہ واقعتاً ہر صاحبِ نظر کے لئے چشم کشا ہے، ادارہ محدث ان کے منتخب حصوں کے اُردو تراجم بھی کروا رہا ہے جسے شائقین طلب کرسکتے ہیں۔ (حسن مدنی)

www.KitaboSunnat.com

صدر مشرف نے 'روشن خیالی اور اعتدال پسندی' کا جو نام نہاد فلسفہ پیش کیا ہے، اس کا حقیقی سرچشمہ کیا ہے؟ کیا یہ ان کے ذہنِ رسا کا خیالی پیکر ہے یا ۹/ستمبر کے بعد امریکہ نے عالم اسلام سے 'انتہا پسندانہ سوچ' کو ختم کرنے کے لئے اسلام کو نرم بنانے کا جو منصوبہ بنایا ہے، جنرل صاحب کے روشن خیالی کے فلسفہ نے وہاں سے روشنی پائی ہے؟

ہمارا خیال ہے کہ ان دونوں عوامل یعنی ان کے فکری رجحانات اور ان کی سوچ پر امریکی اثرات نے ان کی روشن خیال حکمتِ عملی کی آبیاری کی ہے۔ جنرل مشرف صاحب بذاتِ خود سیکولر ذہن کے مالک ہیں، انہوں نے ۱۲/اکتوبر ۱۹۹۹ء کو برسراقتدار آنے کے صرف ایک دن بعد اتاترک کو اپنا آئیڈیل قرار دے کر اپنے فکری میلانات کا بھرپور اظہار کر دیا تھا مگر بعد میں صرف عوام اور اسلام پسندوں کے ردعمل کے خوف سے انہوں نے اتاترک کی بجائے قائداعظمؒ کو اپنا آئیڈیل قرار دینے میں عافیت سمجھی۔

۹/ستمبر سے پہلے اُنہوں نے کئی مواقع پر مذہبی طبقوں کے رویوں کو تنقید کا نشانہ بنایا، مگر ان کا انداز نپا تلا تھا۔ اقتدار میں آنے کے بعد سب سے پہلے اُنہوں نے سیرت النبیؐ کے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مذہبی لوگوں کے لئے 'انتہا پسندی' کے الفاظ استعمال کئے۔ اپنی پہلی کابینہ میں این جی اوز کی بھرپور نمائندگی سے اُنہوں نے کھل کر اپنے عزائم کا اظہار کر دیا تھا کہ وہ پاکستان کے سیکولر طبقے کو اپنا فطری حلیف اور قابل اعتماد ساتھی سمجھتے ہیں۔ وہ اس ملک کی روایتی اسلامی اقدار میں انقلابی تبدیلی لانے کے لئے این جی اوز کے نیٹ ورک کو آگے بڑھانے میں کوشاں رہے ہیں۔ حکومت کے مختلف شعبہ جات اور اہم عہدوں پر این جی اوز کی سوچ رکھنے والے افراد کو فائز کیا۔ جنرل مشرف کے 'روشن خیالی' کے مظہر اقدامات کا جائزہ ہم فی الوقت کسی اور فرصت کے لئے اُٹھا رکھتے ہیں، البتہ درج ذیل سطور میں ہم بیان کرنا چاہتے ہیں کہ امریکہ نے اسلامی ممالک کو 'روشن خیال' بنانے کیلئے کس انداز میں منصوبہ بندی کی ہے؟

امریکہ میں مختلف پالیسیاں وضع کرنے میں 'تھنک ٹینک' (Think Tank) اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ امریکی پالیسیاں انہی 'ذہنی تالابوں' میں پرورش پانے کے بعد امریکی سماج کے سمندر میں پھیل جاتی ہیں۔ امریکہ میں 'تھنک ٹینک' جس طرح کام کرتے ہیں، اہل پاکستان کے لئے ان کے طریقۂ کار اور نیٹ ورک کے متعلق کوئی حتمی رائے قائم کرنا آسان نہیں ہے۔ یہ تھنک ٹینک بڑے بڑے شہ دماغوں کی خدمات بھاری معاوضے دے کر حاصل کر لیتے ہیں،

www.KitaboSunnat.com

امریکی حکومت بھی انہیں بے تحاشا وسائل فراہم کرتی ہے۔ امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ اور پنٹاگون کا ان اداروں سے بہت گہرا تعلق ہوتا ہے۔ امریکہ کے سب سے بڑے تھنک ٹینک کا نام 'کمیٹی آف ۳۰۰' ہے۔ اس میں امریکہ اور یورپ کے شاہی خاندانوں، صدور، وزرائے اعظم، وزرائے خارجہ، ملٹی نیشنل کمپنیوں، ارب پتی تاجروں اور یونیورسٹیوں کے قابل پروفیسر اور یہاں معاشی خارجہ پالیسی کو تشکیل دینے والے عظیم دماغ اس کے رکن ہیں۔ یہ ادارہ چھوٹے تھنک ٹینکس کے لئے فکری قیادت کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ امریکی 'ذہنی تالابوں' کے پس پشت حقیقی روحِ رواں یہودی دماغ ہے جو صدیوں سے سازشوں کے جال بننے میں مہارت رکھتا ہے۔

۹ ستمبر کے بعد امریکہ کے جن تھنک ٹینکس نے عالم اسلام میں شدت پسندی کے خاتمے اور 'روشن خیالی' کی قدروں کو تیزی سے فروغ دینے کے لئے 'تحقیقی رپورٹوں' کے ذریعے امریکی پالیسی کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا ہے، ان میں رینڈ کارپوریشن (RAND) کا نام سرفہرست ہے۔ RAND ہی وہ ادارہ ہے جس نے نائن الیون (۹ ستمبر ۲۰۰۱ء) کے فوراً بعد پنٹاگون میں ایک اہم بریفنگ دی تھی جس میں من جملہ دیگر سفارشات کے یہ کہا گیا کہ امریکی حکومت القاعدہ کے خاتمہ کے لئے افغانستان پر بھرپور فوجی حملہ کرے۔ ایک دوسری بریفنگ میں RAND نے سفارشات پیش کیں کہ حکومتِ امریکہ سعودی عرب سے اپنے تعلقات پرنظر ثانی کرے، کیونکہ ۹ ستمبر میں مبینہ طور پر ملوث ۱۹ 'دہشت گردوں' میں سے سولہ کا تعلق سعودی عرب سے تھا۔ RAND نے اپنی رپورٹوں میں 'اسلامی بنیاد پرستی' کو مغربی تہذیب کے لئے سب سے بڑا خطرہ قرار دیا۔ ۲۰۰۳ء میں RAND نے درج ذیل عنوان سے مفصل 'تحقیقی رپورٹ' پیش کی:

"Civil and Democratic Islam:

Partners, Resources and Strategies."

یعنی ''سول اور جمہوری اسلام: شرکاے کار، وسائل اور حکمتِ عملی''

۷۲ صفحات پر مبنی یہ رپورٹ اسمتھ رچرڈسن فاؤنڈیشن کے تعاون سے تیار کی گئی ہے جو ایک یہودی ادارہ ہے۔ رپورٹ کے شروع میں RAND کا تعارف ان الفاظ میں ملتا ہے:

"The RAND Corporation is a non-profit research

www.KitaboSunnat.com

organization providing objective analysis and effective solutions that address the challanges facing the public and the private sectors."

''رینڈ کارپوریشن ایک غیر منافع بخش تحقیقی ادارہ ہے جو پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر کو درپیش چیلنجوں کا معروضی تجزیہ اوران کا مؤثر حل پیش کرتا ہے۔''

'معروضی تجزیہ' کا دعویٰ محض ایک ڈھونگ ہے، ورنہ یہودیوں کے سرمائے سے چلنے والے اس نام نہاد غیرمنافع بخش ادارے کی ہر رپورٹ عالم اسلام کے خلاف گھرے تعصب اور نفرت کا مواد لئے ہوئی ہے۔

اس رپورٹ کے آغاز میں اس کا مقصد ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

''واضح رہے کہ امریکہ، جدید صنعتی دنیا، اور بلا شبہ بین الاقوامی برادری ایک ایسی اسلامی دنیا کو ترجیح دے گی جو کہ دنیا سے ہم آہنگ ہو، یعنی جمہوری، معاشی طور پر قابل عمل، سیاسی طور پر مستحکم، سماجی طور پر ترقی پسند ہو، اور جو بین الاقوامی قدروں کی پیروی کرے۔''

گویا عالم اسلام کو مغرب کے رنگ میں ڈھالنا امریکہ اور یورپ کی اوّلین ترجیح ہے، اس رپورٹ میں مسلمان معاشروں کے مسلمانوں کو چار مختلف اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے:

① بنیاد پرست ② روایت پسند

③ جدیدیت پسند (Modernists) ④ لادینیت پسند (Secularists)

رپورٹ کے مرتبین کے مطابق فنڈا مینٹلسٹ وہ مسلمان ہیں جو

''جمہوری اقدار اور مغرب کی عصری ثقافت کو مسترد کرتے ہیں۔ وہ استبدادی، مذہبی ریاست کا قیام چاہتے ہیں جہاں وہ اسلامی قانون اور اخلاقیات کے متعلق اپنے انتہاپسندانہ نظریات کو نافذ کرسکیں۔ یہ بنیاد پرست مغرب کے بالعموم اور امریکہ کے بالخصوص دشمن ہیں۔ وہ تہیہ کئے ہوئے ہیں کہ جمہوریت پسندانہ جدیدیت کو تباہ کرکے رکھ دیں۔''

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ

''جدیدیت پسند اور سیکولر مسلمان مغرب کی اقدار اور پالیسیوں کے ذہنی طور پر بے حد قریب ہیں۔ مگر وہ مالی وسائل کے اعتبار سے بنیاد پرستوں سے پیچھے ہیں۔''

رپورٹ میں امریکہ اور مغرب کو مشورہ دیا گیا ہے کہ

www.KitaboSunnat.com

''اسلامی دنیا میں مثبت تبدیلی کی حوصلہ افزائی کرنے، اس میں جمہوریت اور جدیدیت لانے اور اسے بین الاقوامی ورلڈ آرڈر سے ہم آہنگ کرنے کے لئے امریکہ اور مغرب کو چاہئے کہ وہ احتیاط سے جائزہ لیں کہ اسلامی دنیا کے اندر کون سے عناصر، گروہ اور طاقتیں ہیں جنہیں وہ مضبوط بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں، ان کے مقاصد اور نصب العین کیا ہے اور وہ ہمارا ایجنڈا آگے بڑھانے میں وہ کیا کردار ادا کرسکتے ہیں۔''

مندرجہ بالا مقاصد کے حصول کے لئے RAND کی رپورٹ میں جو حکمتِ عملی تجویز کی گئی ہے، اس کا اوّلین نقطہ ہے: "Support the modern first."

یعنی ''سب سے پہلے جدیدیت پسندوں کی امداد کرو۔''

ان کی امداد کے طریقے درج ذیل بتائے گئے ہیں:

- ''ان کے تصنیفی کاموں کو شائع کر کے سستے داموں فروخت کریں۔
- ان کی حوصلہ افزائی کریں کہ عوام اور بالخصوصی نوجوانوں کے لئے لکھیں۔
- ان کے نظریات کو اسلامی ممالک کے تعلیمی نصاب میں شامل کرائیں۔
- ان کو پبلک پلیٹ فارم مہیا کریں۔
- بنیادی مذہبی معاملات کے متعلق ان کی تعبیرات کو بنیاد پرستوں کے مقابلے میں عوام میں متعارف کروائیں۔
- مسلمان نوجوانوں کے سامنے 'سیکولر ازم' اور 'ماڈرن ازم' کو اسلام کے مقابلے میں ایک متبادل ثقافت اور نظریہ کے طور پر پیش کریں۔
- مسلمان ممالک کے ذرائع ابلاغ اور نصاب میں اسلام سے پہلے کی غیر مسلم تاریخ کے متعلق زیادہ سے زیادہ آگاہی اور رغبت پیدا کریں۔
- غیر سرکاری اداروں NGOs کو آگے لانے میں بھرپور تعاون کریں۔''

RAND کی رپورٹ میں دوسری اہم حکمتِ عملی کا عنوان ہے:

"Support the traditionalists agaist the fundamentalists."

یعنی: ''بنیاد پرستوں کے خلاف روایت پسندوں کی پیٹھ ٹھونکیں۔''

اس حکمتِ عملی کے چند نکات ملاحظہ فرمائیے:

- ''بنیاد پرستوں کے متشددانہ طرزِ عمل کے خلاف روایت پسندوں کی تنقید کو بڑھا چڑھا کر

www.KitaboSunnat.com

بیان کریں اور روایت پسندوں اور بنیاد پرستوں کے درمیان اختلافات کو ہوا دیں۔

- روایت پسندوں اور بنیاد پرستوں کے درمیان اتحاد کی حوصلہ شکنی کریں۔
- جدیدیت پسندوں اور روایت پسندوں کے درمیان اتحاد کی حوصلہ افزائی کریں۔
- روایت پسندوں کو بنیاد پرستوں کے ساتھ مباحثے اور مجادلے کرنے کے لئے تیار کریں۔
- روایتی قومی اداروں میں جدیدیت پسندوں کی تعداد بڑھائیں۔"

☜ رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ 'پولیٹیکل اسلام' کو کنٹرول کرنے کے لئے امریکی حکمت عملی کے تین اہداف ہیں یعنی

"۱۔ امریکہ چاہتا ہے کہ وہ مسلم ممالک میں انتہا پسندی اور تشدد کو روکے۔

۲۔ ایسا کرنے میں اسے چاہئے کہ وہ یہ تاثر نہ دے کہ امریکہ اسلام کے خلاف ہے۔

۳۔ طویل المیعاد ہدف یہ ہے کہ اسلامی انتہا پسندوں کے پس پشت معاشی، سماجی اور سیاسی محرکات کا گہرائی میں جائزہ لے اور اسلامی ممالک کو جمہوریت اور ترقی پسندی کی راہ پر لانے کے لئے حوصلہ افزائی کرے۔"

رپورٹ کے پہلے باب میں اسلامی ممالک کے جن کلیدی معاملات Key Issues کو اُبھارنے کے لئے سفارش کی گئی ہے۔ ان میں جمہوریت اور انسانی حقوق، کثیر الازدواجی، اسلام کی وحشیانہ سزائیں (نعوذ باللہ)، اقلیتوں کے حقوق، عورتوں کا لباس (حجاب)، خاوندوں کا بیویوں پر تشدد وغیرہ کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے اور اس طرح اسلامی معاشروں کی تاریک تصویر پیش کی گئی ہے۔

دوسرے باب میں 'جمہوری اسلام' کو فروغ دینے کے لئے لادینیت پسندوں، جدیدیت پسندوں، روایت پسندوں اور بنیاد پرستوں کے مختلف معاملات کے بارے میں نقطہ ہائے نظر پیش کرکے متبادل صورتیں پیش کی گئی ہیں کہ ان طبقات کو کس طرح اپنے مقاصد کے لئے استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

رپورٹ جو کہ تین ابواب پر مشتمل ہے، کے آخری باب میں مجوزہ حکمتِ عملی بیان کی گئی ہے۔ مندرجہ بالا باتوں کے علاوہ چند دیگر نکات درج ذیل ہیں:

- "سیکولر ثقافتی اداروں اور پروگراموں کی بھرپور حوصلہ افزائی کریں۔
- بنیاد پرستوں پر پوری قوت سے ضرب لگائیں، ان کی اسلامی اور نظریاتی بنیادوں کے

www.KitaboSunnat.com

کمزور پہلوؤں کو شدت سے نشانہ بنائیں، ان کے نظریات کو اس طرح بیان کریں کہ نہ تو وہ نوجوان طبقہ، نہ ہی روایتی عوام الناس کے لئے باعثِ کشش یا باعثِ تسکین ہوں۔ ان کی بدعنوانی، بربریت، جہالت، تعصب، عدم رواداری اور اسلام کے اُصولوں کے انطباق میں غلطیوں کی نشاندہی بار بار کریں اور یہ باور کرائیں کہ وہ حکومت اور قیادت کے اہل نہیں ہیں۔

- جدید ذہن کے مالک مسلمان سکالرز کی نشاندہی کریں جو ویب سائٹ پر روزمرہ زندگی کے مسائل کے حل بیان کریں اور اسلامی قانون کی جدید تشریحات پیش کریں۔''

اس رپورٹ کے ساتھ چار ضمیمہ جات بھی منسلک کئے گئے ہیں۔ ضمیمہ الف میں "The Hadith wars" یعنی 'حدیث کے متعلق جنگیں' کے عنوان سے رپورٹ پیش کی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ حدیث کی بنیاد پر کسی مسئلے کا قابل اعتماد حل تلاش نہیں کیا جاسکتا، اس رپورٹ میں حدیث کا مقام گرا کر اس کے خلاف شکوک پیدا کرنے کو حکمتِ عملی کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ اس ضمیمہ میں حدیث کے متعلق سینکڑوں سوالات پوچھے گئے ہیں۔ منکرین حدیث کے تمام اشکالات اور اعتراضات کو جمع کردیا گیا ہے۔ اسلامی معاشرے میں فکری انتشار برپا کرنے کے لئے حدیث کے خلاف محاذ قائم کرنے کی سازش کی گئی ہے۔ اس میں سے ایک سوال ملاحظہ کیجئے جو ہمارے ہاں کے ایک جدید معتزلہ فرقہ کی طرف سے کیا جاتا ہے:

"Q. Is it the saying of the Prophet that is being reported or an action he performed,or both.?"

''سوال: جو کچھ روایت کیا گیا ہے، کیا یہ نبی کریم ﷺ کا قول (حدیث) ہے یا ان کا عمل (سنت) یا پھر دونوں؟''

اس ضمیمہ میں امام بخاری پر اعتراضات پیش کرکے اُمتِ مسلمہ میں ان کے مرتبے کو گھٹانے کی مذموم کوشش بھی کی گئی ہے۔

رپورٹ کے ایک ضمیمہ کا عنوان ہے:"Hijab: As a case study."

یعنی: ''حجاب؛ ایک مطالعہ''

اس رپورٹ میں امریکی حکومت کو اُکسایا گیا ہے کہ وہ امریکہ میں حجاب پہننے کی حوصلہ شکنی کرے اور اس کے لئے یورپ بالخصوص فرانس کی پالیسی اپنائے۔ سکارف کے متعلق اس

رپورٹ کا یہ حصہ ملاحظہ فرمائیے:

''سکارف؛ جہادی عسکریت پسندوں کے عزائم کو ظاہر کرنے کی اہم علامت ہے۔ اسلامی انتہاپسندوں اوران کے حامیوں کی سکارف کی وجہ سے بہت جلد نشاندہی کی جاسکتی ہے۔

۱۹۷۹ء کے ایرانی انقلاب سے لے کر اب تک یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ سکارف کوئی 'اسلامی رواج' نہیں ہے، نہ ہی یہ کوئی 'چھوٹا سا ذاتی معاملہ' ہے بلکہ یہ بہت بڑا سیاسی مسئلہ ہے،حقیقت میں سکارف اسلامی جہاد کے پرچم کی حیثیت رکھتا ہے۔'' (صفحہ ۵۹)

قارئین! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ امریکی بزدل دانشور سکارف جیسے اسلامی شعائر کو 'اسلامی جہاد کا پرچم' قرار دے کر امریکی حکومت اور اس کے حواری لبرل مسلمان دانشوروں کو اس پر پابندی عائد کرنے کے لئے اُکسا رہے ہیں۔

حجاب کے متعلق یہ سطور بھی ملاحظہ فرمائیں:

"It is correct that Hijab issue mirors. the broader debate. The Fundamentalists determined its signal value - just as a Junta takes over the radio stations as its first symbolic act. Fundamentalists signal their advances by immediatly imposing head scarf on women where they gain in strength and influence"

''یہ بات درست ہے کہ حجاب کا مسئلہ وسیع مباحثے کا متقاضی ہے۔ بنیاد پرست اس کی علامتی اہمیت کا تعین کرتے ہیں، جیسے ایک فوجی جنتا اقتدار کا پہلا قدم ریڈیو اسٹیشن پر علامتی قبضہ کرکے کرتی ہے، بالکل اسی طرح بنیاد پرست بھی جونہی اقتدار میں آتے ہیں وہ فوراً ہی عورتوں پر حجاب مسلط کردیتے ہیں۔''

قارئین کرام! مندرجہ بالا سطور میں Imposing یعنی 'مسلط کرنا' کو جنرل پرویز مشرف کے بیانات میں تواتر سے 'مسلط' کے لفظ سے ملا کر پڑھیں اور پھر خود ہی غور فرمائیں کیا یہ محض حسن اتفاق، یا توارد ہے کہ RAND کی رپورٹ اور جنرل صاحب کے حجاب کے متعلق بیانات میں اس قدر مماثلت ہے یا ان کے لاشعور میں اس طرح کی کسی رپورٹ کے ایسے حصے خطاب کے دوران ان کی شعوری سطح پر آکر ان سے یہ بیانات دلواتے ہیں۔

اس رپورٹ کا عنوان تو Civil Islam ہے، حقیقت میں یہ عنوان ہونا چاہئے تھا،

Civilizing Islam یعنی اسلام کو تہذیب کس طرح سکھائی جائے۔ پوری رپورٹ میں یہی تاثر دیا گیا ہے کہ اسلام کو Civilze کر کے مغرب کی اقدار سے ہم آہنگ کیا جائے!!

امریکہ میں حالیہ صدارتی انتخابات کے بعد ان 'ذہنی تالابوں' کی سطح پر زبردست ارتعاش پیدا ہوا۔ ہمارے اخبارات نے آئے دن ان کی رپورٹوں سے اقتباسات شائع کئے جس میں ۲۰۰۵ء کے دوران صدر جارج بش کے لئے ہدایات تھیں کہ وہ پاکستان اور دیگر ممالک میں انتہا پسندوں کے متعلق مزید سخت پالیسی اپنائیں، وہاں کے دینی مدارس اور تعلیمی نصاب میں اصلاحات کے لئے بھرپور جدوجہد کریں۔ دسمبر ۲۰۰۴ء میں RAND کارپوریشن کی ہی ایک اور رپورٹ شائع ہوئی جس کا عنوان تھا: "U.S strategy in the Muslim World after 9/11" یعنی ''نائن الیون کے بعد عالم اسلام میں امریکی حکمتِ عملی۔'' یہ رپورٹ RAND کی ویب سائٹ www.rand.org پر بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

اس رپورٹ میں کہا گیا ہے:

''امریکہ کو عالم اسلام میں پائے جانے والے فکری و نظریاتی انتشار سے فائدہ اُٹھایا جانا چاہئے۔ دنیا میں ۱۵ر فیصد شیعہ آبادی ہے۔ ایران میں ان کی حکومت ہے جبکہ بحرین اور سعودی عرب میں ان کا کوئی حصہ نہیں اور وہ مذہبی، سیاسی آزادی کے لئے تگ و دو کررہے ہیں۔ اگر امریکہ شیعہ عناصر کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرلے تو نہ صرف انتہا پسند اسلامی تحریکوں کے سامنے بند باندھا جاسکے گا بلکہ امریکہ کو مشرقِ وسطیٰ میں قدم جمانے کا موقع بھی مل جائے گا۔ عراق میں شیعہ حکومت کے قیام سے سعودی عرب کی شیعہ آبادی کو تقویت ملے گی جسے امریکہ سعودی عرب میں آزادی اور جمہوریت وغیرہ کے ایجنڈے کیلئے استعمال کرسکتا ہے۔''

رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے کہ

''اعتدال پسند مسلمانوں کا ایک بین الاقوامی نیٹ ورک قائم کیا جائے تاکہ وہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو اعتدال پسندی کا درس دے سکیں۔ ایسے گروہوں کو ہر ممکن تحفظ فراہم کیا جائے۔ انہیں وسائل کی ضرورت ہو تو فراہم کئے جائیں۔ انتہا پسند گروہوں کو توڑ پھوڑ کر ان کی جگہ اعتدال پسندوں کو کنٹرول دیا جائے۔ مدارس اور مساجد کی اصلاحات پر خصوصی توجہ دی جائے۔ مدارس کے نصابِ تعلیم کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالا جائے۔ اعلیٰ تعلیم کے ایسے بورڈ قائم کئے جائیں جو سرکاری اور غیر سرکاری تعلیمی اداروں کے نصاب کی مانیٹرنگ کریں اور ضروری ہو

www.KitaboSunnat.com

تو اس پر نظر ثانی کریں۔ مساجد میں سرکاری طور پر تنخواہ دار پیشہ ور اماموں اور خطیبوں کا تقرر کیا جائے تاکہ مغرب اور امریکہ کے خلاف جذبات اُبھارنے کی مہم روکی جاسکے۔''

☜ رپورٹ میں 'سول اسلام' کا تصور پیش کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ

"Support of "civil Islam" Muslim civil society groups that advocate moderation and modernity-is an essential component of an effective U.S policy toward the Muslim world. Assistance in efforts to develop education and cultural activities by secular of moderate Muslim organizations should be a proireity" (Internet)

''سول اسلام' یعنی مسلم سول سوسائٹی گروہ جو اعتدال پسندی اور جدیدیت کی وکالت کرتے ہیں کی امداد کرنا امریکہ کی مسلم دنیا کے متعلق خارجہ پالیسی کا اہم جز ہے۔ سیکولر اور اعتدال پسند مسلم تنظیموں کی طرف سے تعلیمی اور ثقافتی سرگرمیوں کے متعلق امداد فراہم کرنا ہماری ترجیح ہونی چاہیے جبکہ انتہا پسندوں کے لئے وسائل کا حصول ناممکن بنا دیا جائے۔''

اس رپورٹ کے متعلق عرفان صدیقی صاحب کا تبصرہ بھی ملاحظہ فرمائیے :

''رینڈ کارپوریشن کی یہ رپورٹ امریکی افکار، عزائم، اہداف اور مقاصد کا ایسا آئینہ ہے جس میں اُمت ِمسلمہ بھی اپنا چہرہ دیکھ سکتی ہے۔ وہ اندازہ لگا سکتی ہے کہ اس کے اندر تفریق و تصادم کی دراڑیں ڈالنے کے لئے کن عوامل کو بطورِ ہتھیار استعمال کیا جارہا ہے...... اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان میں انگڑائیاں لیتی روشن خیالی، اعتدال پسندی کا حقیقی سرچشمہ کہا ہے اور نظریاتی قلعوں سے کھیلتی فتنہ گر ہوائیں کہاں سے آرہی ہیں ...... اس رپورٹ کے تناظر میں اس امر کا جائزہ بھی لیا جاسکتا ہے کہ روشن خیالی، اعتدال پسندی، دینی مدارس کی تراش خراش، تعلیمی اداروں کی نگرانی کرنے والے ایک عالی مرتبت بورڈ کا قیام، مساجد میں پیشہ ور خطیبوں اور سرکاری خطبوں کو رواج دینے کی تجویز، نصابِ تعلیم کی اصلاح، 'انتہا پسندوں' کے خلاف یلغار، اعتدال پسند این جی اوز کی سرپرستی، جیسے 'انقلابی اقدامات' کس افق سے طلوع ہو رہے ہیں اور ان کی اصل منزلیں مقصود کیا ہے؟''

(کالم 'نقش خیال' از عرفان صدیقی: نوائے وقت ۳۱ دسمبر ۲۰۰۴ء)

پیارے رسولؐ کی پیاری نماز، اصلاحِ عقیدۂ توحید، فکرِ آخرت اور دیگر اسلامی لٹریچر ۸ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔ محمدی تحقیقی لائبریری: گلی ۱، حبیب کالونی، رحیم یار خاں، ۶۴۲۰۰

www.KitaboSunnat.com